رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

ٹیلیفون نمبر ۹۱

اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحمُودًا

اللّٰہ اکبر

الفضل

قادیان

روزنامہ

THE DAILY

ALFAZL QADIAN.

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ "الفضل" قادیان

شرح چندہ پیشگی

سالانہ ﷲ ششماہی ؏ سہ ماہی ۱۲

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲۵	۶ جمادی الثانی ۱۳۵۶ھ	یوم شنبہ	مطابق ۱۴ اگست ۱۹۳۷ء	نمبر ۱۸۸

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۳ اگست ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۹ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے ۔ کہ حضور کی صحت خدا تعالٰے کے فضل سے نسبتاً اچھی ہے ؛

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی صحت بفضل خدا اچھی ہے ۔ الحمد للہ ۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالٰے کی صاحبزادی امۃ الجمیل بیگم کو ابھی تک تیز بخار ہے احباب عزیزہ کی صحت کے لئے دعا کریں ؛

جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور عامہ و خارجہ کی طبیعت ناساز ہے ۔ دعائے صحت کی جائے ؛

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

آفتابِ نیمروز کی شعاعوں سے شپرہ چشموں میں اضطراب

"آج کل مذہبی تحریکوں کی ایک پُر جوش ہوا کے چلنے سے ان کو بھی مناظرہ و مجادلہ کا خیال ہو گیا ہے جن کی کھوپری میں بجز بخاراتِ تعصب و عناد کے اور کسی قسم کی لیاقت نہیں ۔ یہ لوگ جب دیکھتے ہیں ۔ کہ ایک بندۂ خدا فضلِ ایزدی سے قوت پا کر بد مذہبی اور بد عقیدگی کے دُور کرنے کے لئے کھڑا ہو گیا ہے ۔ اور تائیدِ ربانی نے اس کی تقریر اس کی تحریر اس کی زبان اس کے بیان میں کچھ ایسی تاثیر و برکت رکھی ہے کہ وُہ ایک تیز آگ کی طرح جھوٹ کو بھسم کرتی جاتی ہے ۔ تب ان کی جانوں پر لرزہ پڑتا ہے ۔ کہ کہیں ایسا نہ ہو ۔ کہ یہ حق کا شعلہ ایسی ترقی پکڑ جائے ۔ کہ ہمارے ناپاک اصولوں ، اور عقیدوں کو جو مذہب کی بنیاد سمجھے جاتے ہیں ۔ بالکل نیست و نابود کر دے ۔ تب یہ لوگ اول تو یہ سوچتے ہیں ۔ کہ کسی طرح گالیوں اور بد زبانیوں سے اُس سچے ریفارمر اور مصلح کا موتہہ بند کیا جائے ۔ اور جب اس پر کچھ اثر مترتب نہیں ہوتا ۔ تو پھر بہتانوں اور بے جا الزاموں سے یہ مطلب نکالنا چاہتے ہیں ۔ تا اگر وہ اپنے کام سے باز نہیں آتا ۔ تو لوگوں کو ہی اس پر بد اعتقاد کریں اور کسی طرح اس کی کارروائی میں خلل انداز ہو جائیں ۔ پھر اگر یہ تدبیر بھی بے سود جاتی ہے ۔ تو آخر اس کی جان پر حملہ کرتے ہیں ۔ اور صفحۂ تواریخ پر نظر ڈالنے سے معلوم ہو گا کہ صدہا صدیق اور راستباز ایسے ہی کور باطنوں کے ہاتھ سے دکالیت مذکورہ بالا اٹھا کر آخر کسی نابکار کے ہاتھ سے شہادت کے درجہ کو پہونچے ۔ اور جس کے اظہارِ جلال کے لئے بیڑا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلیفہ کی معزولی میں خلافت کی تباہی

جب اسلام کے اندرونی دشمنوں نے بظاہر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی معزولی کا سوال اٹھایا۔ تو اس کے اندر درحقیقت خلافت کی تباہی کے منصوبے پنہاں تھے۔ چنانچہ حنظلہ الکاتب نے ان فتنہ پردازوں کے متعلق مندرجہ ذیل تین شعر کہے تھے۔ ؎

(۱) عَجِبْتُ لِمَا يَخُوضُ النَّاسُ فِيهِ - يَرُومُونَ الخِلَافَةَ اَنْ تَزُولَا

ترجمہ: مجھے لوگوں کی ان باتوں اور فضول بحثوں سے تعجب ہوتا ہے۔ وہ چاہتے ہیں۔ کہ خلافت مٹ جائے

(۲) وَلَوْ زَالَتْ لَزَالَ الخَيْرُ عَنْهُمْ - وَلَاقَوا بَعْدَهَا ذُلًّا ذَلِيلًا

ترجمہ:۔ اگر خلافت جاتی رہی تو ان سے تمام نیکی اور بھلائی چھن جائیگی۔ اور خلافت کے بغیر یہ لوگ سخت ذلیل ہو جائینگے

(۳) وَكَانُوا كَالْيَهُودِ اَوِ النَّصَارٰى - سَوَاءً كُلُّهُمْ ضَلُّوا السَّبِيلَا

ترجمہ:۔ تب پھر یہ لوگ یہودیوں اور عیسائیوں کی طرح گمراہ اور راستہ سے بھٹکنے والے ہو جائینگے

(تاریخ الطبری صہ ۳۰۱۱)

ان اشعار سے ظاہر ہے۔ کہ دوربین نگاہوں نے خلیفہ کی معزولی کو ایک شخص کی معزولی نہیں سمجھا تھا۔ بلکہ اس خطرناک تحریک کی تہ میں خلافت کے مٹانے کے سامان دیکھے۔ واقعات نے اس نظریہ کی تائید کر دی تھی۔ احمدی جماعت کا فرض ہے۔ کہ گزشتہ حوادث سے عبرت حاصل کرے اور فتنہ پردازوں کو اپنے ناپاک مقصد میں ناکام ثابت کر دے۔ ورنہ یاد رہے۔ کہ یہ وہ کرتہ ہے۔ کہ اگر ایک مرتبہ چاک ہو جائے۔ تو رفو نہیں ہو سکتا۔

خاکسار۔ ابو العطاء جالندھری

صاحبزادگان حضرت خلیفہ اولؓ کی امتحانات میں کامیابی

یہ خبر نہایت خوشی سے سنی جائے گی۔ کہ مولوی عبد السلام صاحب خلف حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ علیگڑھ یونیورسٹی کے امتحان ایل ایل بی میں فرسٹ ڈویژن میں کامیاب ہوئے ہیں۔ اور مولوی عبد المنان صاحب نے بی۔ اے (حصہ اول) کے امتحان میں کامیابی حاصل کی ہے۔ اور اس امتحان کے ہر سہ مضامین میں کامیاب ہوئے ہیں۔

ہم اس کامیابی پر تہ دل سے مبارکباد کہتے اور دعا کرتے ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ اس کامیابی کو ان کے لئے دینی خدمات سرانجام دینے کا ذریعہ بنائے۔

واپسی قرضہ چالیس ہزار

احباب کرام کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ماہ اگست ۱۹۳۷ء میں واپسی قرضہ کا قرعہ ملک صاحب خان صاحب نون کے نام کا نکلا ہے۔ اور یہ روپیہ ان کو ادا کیا جا رہا ہے۔

ناظر بیت المال۔

درخواست ہائے دعا۔ منشی نور احمد خان صاحب محرر مقبرہ بہشتی کی خوشدامن صاحبہ کو سخت چوٹ آئی ہے۔ اور وہ گڑھ شنکر میں زیر علاج ہیں۔ محمد شریف صاحب موگا کی والدہ صاحبہ عرصہ ڈیڑھ سال سے بیمار ہیں۔ محمد یوسف صاحب م ادویہ مبارک کا لڑکا بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے۔ ڈاکٹر نور احمد صاحب چک نمبر ۳۰ جنوبی ضلع لائلپور بعارضہ یرقان بیمار ہیں۔ احباب سب کی صحت کے لئے دعا کریں۔

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روزافزوں ترقی

۱۱ اگست ۱۹۳۷ء تک بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے۔

956	Watugako Sahibah Tabora East Africa.
957	Wachaaseme " " "
958	Habeba " " "
959	Azeeza " " "
960	Mulage " " "
961	Afuwa " " "
962	Yasmini " " "
963	Azeeza " S/o Mlindwa. East Africa.
964	Mariam " " "
965	Sherra " " "
966	Moyoni " " "
967	Jheeba " " "
968	Yasmini " " "
969	Siwamofa " " "
970	Kahinda " " "
971	Zuya " " "
972	Ahmasi Sahib " "
973	Johare Sahibah " "
974	Habeba " " "
975	Ramdhani Sahib S/o Suleman Tabora East Africa.
976	Ramdhani Sahib S/o Mayaya. Tabora East Africa.
977	Marjan Sb " " "
978	Ramdhan S/o Meseniya " "
979	Hemedi Sb Tabora East "
980	Murisho " " " "
981	Almasi " " " "
982	Suadi " " " "
983	Umari " " " "
984	Idi " " " "
985	Almas " " " "
986	Mambo " " " "

(باقی)

241

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۶ جمادی الثانی ۱۳۵۶ھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ریاستِ جموں و کشمیر میں ہندوؤں کی شورش

گائے ذبح کرنے والے مجرمین کی سزائیں ہائی کورٹ کے تخفیف کر دینے پر ریاستِ جموں و کشمیر کے ہندوؤں نے جو شورش شروع کر رکھی ہے۔ وُہ ان کے مطالبہ پر ریاست کے یہ اعلان کر دینے کے باوجود بڑھتی جا رہی ہے۔ کہ تعزیرات رنبیر کی دفعہ ۲۹۸ الف کے متعلق حکومت ہرگز یہ ارادہ نہیں رکھتی۔ کہ اس کی مدتِ قید میں تخفیف کر دے۔ دفعہ مذکور میں یہ امر جج کے انصاف پر رکھا گیا ہے۔ کہ جرم کی نوعیت کو دیکھ کر فیصلہ کرے ؛

اس کے ساتھ ہی ہائی کورٹ کے فیصلہ کو غیر مؤثر بنانے کے لئے یہ بھی کہہ دیا گیا ہے۔ کہ :-

"ایک خاص مقدمہ میں ہائیکورٹ کی طرف سے مدتِ قید میں تخفیف کی گئی ہے۔ مگر اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں۔ کہ ماتحت عدالتیں جرم کی نوعیت کے مطابق سزا دینے کی مجاز نہیں۔ یا وُہ انتہائی سزا نہیں دے سکتیں ؛"

بے شک ماتحت عدالتیں جُرم کی نوعیت کے مطابق سزا دینے کی مجاز ہوں۔ اور گائے ذبح کرنے والوں کو انتہائی سزا جو دس سال قید سخت ہے۔ ان کو دینے کا بھی اختیار ہو لیکن ان کے لئے یہ بھی تو ضروری ہے۔ کہ عدل و انصاف قائم کرنے والی سب سے بڑی عدالت نے جن حالات میں ایک سال کی سزا رکھی ہے۔ وُہ جہاں پائے جائیں وہاں اس سے زیادہ سزا نہ دیں۔ لیکن جب ایک طرف تو حکومت ماتحت عدالتوں پر یہ بات واضح کرنے کی بجائے انہیں یہ یاد دلائے۔ کہ وُہ انتہائی سزا دس سال تک دے سکتی ہیں۔ اور دوسری طرف عدالتی محکموں میں ہندو بھرے ہُوئے ہوں۔ تو کس طرح توقع کی جا سکتی ہے۔ کہ ہائی کورٹ جموں نے عدل و انصاف کی جو مثال قائم کی ہے۔ اس کو پیش نظر رکھا جائے گا۔ اور گائے کشی کے جُرم میں حسبِ معمول انتہائی سزا نہ دی جایا کرے گی ؛

مگر ہندو اس پر بھی مطمئن نہیں اور وُہ یہ مطالبہ کر رہے ہیں۔ کہ ہائیکورٹ کے فیصلہ سے اس حصہ کو حذف کر دیا جائے۔ جس میں سزا کی تخفیف کے وجوہات بیان کئے گئے ہیں۔ اور جو یہ ہیں۔ کہ :-

"یہ جُرم کسی کے مذہبی جذبات کو ٹھیس لگانے کی غرض سے نہیں کیا گیا تھا۔ بلکہ رات کے وقت خفیہ طور پر کیا گیا تھا"

ظاہر ہے۔ کہ اگر کوئی حکومت اپنے قائم کردہ محکمہ انصاف کی سب سے بڑی عدالت کے فیصلہ کے ساتھ اس قسم کا سلوک روا رکھے۔ اور عوام کے شور و شر سے دب کر روا رکھے۔ تو اس کا کچھ بھی وقار باقی نہیں رہ سکتا ؛

سمجھ میں نہیں آتا۔ کسی کی دلآزاری کے لئے نہیں۔ بلکہ اپنی جائز ضرورت کے لئے کسی کے سامنے نہیں۔ بلکہ رات کے وقت خفیہ طور پر گائے ذبح کرنے والے کی ایک سال کی قید کی سزا کو کیوں اتنا معمولی سمجھا جا رہا ہے۔ کہ اس کے خلاف ریاست جموں و کشمیر کے ہندو۔ مردوں۔ اور عورتوں نے اس قدر شور مچا رکھا ہے۔ حالانکہ ریاستِ کشمیر اور چند ایک اور ریاستوں کے علاوہ تمام رُوئے زمین پر کہیں گائے ذبح کرنا جُرم نہیں۔ اور نہ اس کی کوئی سزا دی جاتی ہے۔ ریاست کشمیر کے ہندو اگر گائے کے ایسے ہی شیدائی ہیں۔ کہ جب تک اس کو ذبح کرنے والے کے لئے ہر حالت میں انتہائی سزا کی منظوری نہ حاصل کر لیں۔ اس وقت تک چین نہ لیں گے۔ تو انہوں نے اپنی جد و جہد ریاست کی حدُود کے اندر ہی کیوں محدُود کر رکھی ہے یہ تہیہ کر لیں۔ کہ تمام ہندوستان میں یہ قانون نافذ کرا کر چھوڑیں گے ؛

دراصل اس بارے میں ریاستی ہندوؤں کی اچھل کود محض اس لئے ہے۔ کہ ریاست ان کی کھُلم کھُلا قانون شکنی کے باوجود ان کی نازبرداری کر رہی ہے۔ اسے چاہیئے۔ کہ اس بے معنی شورش کی کوئی پروا نہ کرے۔ اور اپنی پچانوے فیصدی مسلمان آبادی کے جذبات کا احترام کرتی ہُوئی اپنے قانون کی اس قسم کی مضحکہ خیز اور متشدّدانہ دفعات کی اصلاح کرنے کی طرف متوجّہ ہو ؛

اس سلسلہ میں یہ بات نہایت مسرت انگیز ہے۔ کہ کشمیر ہائی کورٹ نے ہندوؤں کی اس درخواست کو مسترد کر دیا ہے۔ جس میں یہ استدعا کی گئی تھی۔ کہ فیصلہ کے بعض حصے حذف کر دیئے جائیں۔ اور اس طرح اپنے وقار کو قائم رکھنے کی قابلِ تعریف کوشش کی ہے ؛

دولِ اسلامی کا اتحادِ اربعہ

یورپ کی مخدوش اور ہر لحظہ نیا رنگ اختیار کرنے والی حالت کے پیش نظر اسلامی ممالک کا باہم اتحاد ایک نہایت ضروری امر تھا۔ مقامِ مسرت ہے۔ کہ ترکی۔ افغانستان۔ ایران۔ اور عراق کے درمیان ایک معاہدۂ اخوت ہو کر باہم تعاون کی ایک مضبوط بنیاد قائم ہو رہی ہے۔ امنِ عامہ ہر لحظہ خطرہ میں ہے۔ یورپ کی زبردست حکومتیں زیر دست ممالک پر دستِ تطاول دراز کرنے میں مقتضیاتِ آئین و انصاف کو بالائے طاق رکھے ہُوئے ہیں۔ اور جمعیۃ اقوام بے انصافیوں اور مظالم کی تلافی کرنے سے بالکل عاجز ہے۔ ان حالات میں اسلامی ممالک کا اتحاد نہایت مناسب اور خوش کن ہے اور یہ تمام اسلامی ممالک کے ایک وسیع اتحاد کے لئے پہلا زینہ ہے۔

اگرچہ چار اسلامی ممالک کا معاہدۂ اتحاد مسلمانوں کے لئے بہت خوشکن ہے۔ لیکن اگر باقی چھوٹی موٹی مسلمان حکومتوں کو بھی اس میں شریک کر لیا جائے۔ تو مسلمانوں کی خوشی میں اور اضافہ ہو سکتا ہے ؛

مدراس کی کانگرسی وزارت کا پہلا "قومی کارنامہ"

مدراس کے وزیر اعظم راجگوپال آچاریہ نے اعلان کیا ہے۔ کہ "وزارت عنقریب تمام سکولوں میں ہندی کو ایک لازمی مضمون قرار دینے والی ہے اگر یہ سکیم کامیاب ہو گئی۔ تو یہ وزارت کا ایک بہت بڑا کارنامہ ہو گا" (سول اینڈ ملٹری گزٹ ۱۲ اگست)

دوسری ان زبانوں کو چھوڑ کر جن میں بعض ہر لحاظ سے ہندی سے وسیع اور بہتر ہیں۔ ہندی کو لازمی زبان قرار دینا مسلم اکثریت والے صوبوں کے لئے موقعہ بہم پہنچانا ہے۔ کہ وُہ اُردو کو اپنے صوبہ کی سرکاری زبان قرار دیں ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

مقام محمود کی رفعت

طعنہ بر پاکاں نہ بر پاکاں بود
خود کنی ثابت کہ ہستی فاجرے

(۱)

سفر ہوشیارپور

۱۸۸۴ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ ارادہ فرمایا۔ کہ آپ کسی ایسے مقام پر کچھ عرصہ خلوت میں رہ کر ریاضت کریں۔ جہاں لوگ آپ کو بہت کم جانتے ہوں۔ چنانچہ اس بنا پر آپ نے سوجان پور ضلع گورداسپور جانے کا ارادہ فرمایا۔ مگر اسی اثنا میں حضور کو اللہ تعالےٰ کی طرف سے الہاماً بتایا گیا۔ کہ "تمہاری عقدہ کشائی ہوشیارپور میں ہوگی۔" چنانچہ حضور نے سوجانپور جانیکا ارادہ ترک کرکے ہوشیارپور کے سفر کا ارادہ کرلیا۔ اور جنوری ۱۸۸۶ء میں آپ۔ مولوی عبداللہ صاحب سنوری حافظ حامد علی صاحب اور ایک اور شخص فتح خان کو ہمراہ لے کر ہوشیارپور تشریف لے گئے۔ روانگی سے قبل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے شیخ مہر علی صاحب رئیس ہوشیارپور کو جو حضور سے محبت واخلاص رکھتے تھے خط لکھا کہ میں دو ماہ کے لئے ہوشیارپور آنا چاہتا ہوں۔ میرے لئے کسی ایسے مکان کا انتظام کردیں جو شہر کے ایک کنارہ پر ہو۔ اور اس میں بالاخانہ بھی ہو۔ چنانچہ شیخ مہر علی صاحب نے اپنا ایک مکان خالی کرادیا۔ اور آپ نے وہاں پہونچ کر اس کے بالاخانہ میں قیام فرمایا۔ اور بذریعہ دستی اشتہارات اعلان کردیا۔ کہ چالیس روز تک مجھے کوئی صاحب ملنے کے لئے نہ آئیں۔ اور نہ کوئی مجھے دعوت کے لئے بلائیں۔ چالیس دن گزرنے کے بعد میں بیس دن یہاں ٹھہروں گا۔ اس وقت ملنے والے مل سکتے ہیں۔ اور دعوت کا ارادہ رکھنے والے دعوت دے سکتے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے خدام کو بھی حکم دے دیا۔ کہ ڈیوڑھی کے اندر کی زنجیر ہر وقت لگی رہے۔ اور گھر میں بھی کوئی شخص مجھے نہ بلائے۔ ہاں اگر میں کسی کو بلاؤں۔ تو وہ اسی حد تک میری بات کا جواب دے جس حد تک کہ جواب دینا ضروری ہو۔ آپ نے یہ بھی حکم دے دیا۔ کہ بالاخانے میں کوئی میرے پاس نہ آئے۔ کھانا البتہ اوپر پہنچا دیا جائے۔ مگر اس بات کا انتظار نہ کیا جائے کہ میں کھانا کھالوں۔ بلکہ کھانا لانے والا کھانا رکھ کر واپس چلا جائے۔ اور خالی برتن دوسرے وقت لے جایا کرے۔

عبد و معبود میں راز و نیاز کی باتیں

غرض حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے چالیس دن وہاں چلہ کشی کی۔ اور اللہ تعالےٰ نے آپ پر بڑے بڑے انوار نازل فرمائے۔ چنانچہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مولوی عبداللہ صاحب سنوری کو فرمایا۔ ان دنوں مجھ پر بڑے بڑے خدا تعالےٰ کے فضل کے دروازے کھلے ہیں۔ اور بعض اوقات دیر دیر تک خدا تعالےٰ مجھ سے باتیں کرتا رہتا ہے اگر ان کو لکھا جائے تو کئی ورق ہو جائیں۔

ایک زبردست آسمانی نشان

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہوشیارپور میں تھے۔ دن اور رات اللہ تعالےٰ کی عبادت میں مصروف تھے۔ کہ ایک دن خدا تعالےٰ آپ سے مخاطب ہوا۔ اور اس نے فرمایا۔ "میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں۔ اسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔ سو میں نے تیری تضرعات کو سنا۔ اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایۂ قبولیت جگہ دی۔ اور تیرے سفر کو تیرے لئے مبارک کردیا۔ سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔ فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے۔ اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔ اے مظفر تجھ پر سلام۔ خدا نے یہ کہا تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجہ سے نجات پائیں۔ اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آئیں۔ اور تا دینِ اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو۔ اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آجائے۔ اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے اور تا لوگ سمجھیں۔ کہ میں قادر ہوں۔ جو چاہتا ہوں۔ کرتا ہوں۔ اور تا وہ یقین لائیں کہ میں تیرے ساتھ ہوں۔ اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفےٰ کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ ایک کھلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔ سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک زکی غلام تجھے ملیگا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہوگا۔ خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے۔ اس کا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے۔ اس کو مقدس روح دی گئی ہے۔ اور وہ رجس سے پاک ہے۔ وہ نور اللہ ہے۔ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے اس کے ساتھ فضل ہے۔ جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔ وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ وہ دنیا میں آئے گا۔ اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے۔ کیونکہ خدا کی رحمت وغیوری نے اسے کلمۂ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا۔ اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا دوشنبہ ہے۔ مبارک دوشنبہ فرزند دلبند گرامی ارجمند مظہر الاول والاخر مظہر الحق والعلاء کان اللہ نزل من السماء جس کا نزول بہت مبارک اور جلالِ الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور۔ جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی روح ڈالینگے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا۔ اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔ اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ تب اپنے نفسی نقطۂ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا۔ وکان امرا مقضیا۔" (تذکرہ ۱۳۹ تا ۱۴۲)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۵۹- عظیم الشان پیشگوئیاں

اللہ تعالےٰ کا یہ کلام جن عظیم الشان بشارات سے لبریز ہے۔ جن مسرور کُن اخبارِ غیبیہ کا اس میں انکشاف کیا گیا ہے۔ اور جن اوصافِ حمیدہ سے متصف ایک عظیم الشان ولدِ صالح کے تولد کی اس میں خبر دی گئی ہے۔ اس کی تفصیل نہایت لذیذ داستان ہے۔ اللہ تعالےٰ نے اس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایک عظیم المرتبت فرزند کے پیدا ہونے کی خبر دی۔ اور فرماتا ہے۔ کہ

(۱) اَے خدا کے مسیح میں تجھے جس لڑکے کی بشارت دے رہا ہوں۔ وُہ دُنیا کے لئے "رحمت کا نشان" ہوگا۔

(۲) وُہ وَیسا ہی بلند مرتبہ۔ ویسا ہی باعزت۔ ویسا ہی با اقبال اور ویسا ہی دینِ اسلام کو زندہ کرنے والا ہوگا۔ جیسے "تُونے مجھ سے مانگا"۔

(۳) یہ لڑکا تیری تضرعات اور پُردرد دُعاؤں کا نتیجہ ہوگا۔

(۴) یہ لڑکا تیری ان تضرعات اور دُعاؤں کا نتیجہ ہوگا۔ جنہیں میں نے "اپنی رحمت سے بپایۂ قبولیت جگہ دی"۔

(۵) یہ لڑکا پیدا ہونے کی خبر ایسی اہم بشارت ہے۔ کہ اس کی وجہ سے تیرا یہ سفر ہوشیارپور تیرے لئے مبارک ہوگیا ہے۔

(۶) یہ لڑکا جس کے پیدا ہونے کی میں تجھے خبر دے رہا ہوں۔ صرف میری رحمت کا نشان نہیں۔ بلکہ قدرت اور قربت کا بھی نشان ہے۔ یعنی جس طرح دُنیا اس کے ذریعہ اللہ تعالےٰ کی رحمتوں کا مشاہدہ کرے گی اسی طرح اس کے دامن کو پکڑ کر اللہ تعالےٰ کا قرب بھی حاصل کریگی۔ اور دُنیا پر یہ ظاہر ہوجائے گا۔ کہ خدا کس قدر قادر ہے۔ یعنی گو وُہ ایک بچہ ہوگا۔ مگر ساری دُنیا کے مقابلہ میں کامیاب ہوکر اللہ تعالےٰ کی قدرت کا ایک زندہ نشان بن جائے گا۔

(۷) پھر وُہ فضل اور احسان کا بھی نشان ہے۔ یعنی اس کے ظہور کے ساتھ اللہ تعالےٰ کے فضل بڑی کثرت سے نازل ہونے شروع ہو جائیں گے۔ اور دُنیا میں نیکی اور تقویٰ کا دَور دَورہ ہوگا پھر وُہ احسان کا بھی نشان ہے۔ اور احسان جیسا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک حدیث میں بیان فرمایا۔ یہ ہے۔ کہ انسان خدا تعالےٰ کی اس یقین کے ساتھ پرستش کرے۔ کہ گویا وُہ خدا کو دیکھ رہا ہے۔ پس احسان کا نشان قرار دے کر اللہ تعالےٰ نے بتایا۔ کہ وُہ ولدِ صالح ایسا عظیم الشان ہوگا۔ کہ دُنیا اس کے ذریعہ اپنی آنکھوں سے خدا کے جلال کا مشاہدہ کرے گی۔

(۸) وُہ فتح اور ظفر کی کلید ہے۔ یعنی جہاں وُہ اپنا ہاتھ ڈالے گا۔ اسے فتح حاصل ہوگی۔ مشکل سے مشکل مراحل میں اس کی توجہ اور دُعا کامیابی کی کفیل ہوگی۔

(۹) روحانی زندگی کے جس قدر خواہاں ہیں۔ وُہ اس کے ذریعہ کفر و شرک کی موت سے نجات پائیں گے۔

(۱۰) قبروں میں دبے ہُوئے لوگ یعنی صدیوں سے گری ہُوئی اقوام بھی اس کی ہدایات سے بلند ہونی شروع ہونگی۔

(۱۱) دینِ اسلام کا شرف اور قرآن مجید کا مرتبہ اس کے ذریعہ لوگوں پر ظاہر ہوگا۔ یعنی وُہ اسلام کا ایک بہادر جرنیل ہوگا۔ جس کے ہاتھ پر ادیانِ باطلہ کو شکست ہوگی اور قرآن مجید کے نکات اور معارف اس کے ذریعہ لوگوں پر ظاہر ہوں گے۔

(۱۲) اس کے ذریعہ حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آجائے گا۔

(۱۳) اس کے ڈر سے باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے گا۔

(۱۴) وُہ لوگ جو خدا تعالےٰ کو القادر یقین نہیں کرتے۔ اس کے بعد انہیں اقرار کرنا پڑے گا۔ کہ خدا بڑا قادر ہے۔ اور وُہ جو چاہتا ہے۔ کرتا ہے۔ وُہ اگر چاہے۔ تو امیوں کو علم و حکمت کے سمندر عطا کردے اور چاہے۔ تو علم و فہم کے دعویداروں کو مونہہ کے بل گرا دے۔

(۱۵) وُہ بیٹا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک زندہ نشان ہوگا۔ اور اسے دیکھ کر دُنیا اس بات کو یقینی طور پر سمجھ جائیگی۔ کہ واقعہ میں خدا اپنے مسیح موعود کے ساتھ ہے۔

(۱۶) وُہ لوگ جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے یعنی دہریہ ہیں۔ ان کی دہریت کو وُہ دُور کرنے والا ہوگا۔

(۱۷) اسلام اور قرآن اور رسُول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھنے والوں کا وُہ مقابلہ کرے گا اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے فضائل و برکات۔ قرآن شریف کے محاسن اور اسلام کی خوبیاں دُنیا پر ظاہر کرے گا۔

(۱۸) مجرم اس کے مقابلہ میں نامراد رہینگے

(۱۹) یہ تمام امور بشارت اور خوشخبری ہیں جن کے ذریعہ اسلام اور احمدیت کی ترقی ہوگی۔

(۲۰) وُہ لڑکا نہایت وجیہہ ہوگا۔

(۲۱) وُہ لڑکا نہایت پاک ہوگا۔

(۲۲) وُہ لڑکا نہایت ذکی الحس۔ دانا اور باشعور ہوگا۔

(۲۳) وُہ لڑکا اے مسیح موعود تیرے ہی تخم سے یعنی تیرے ہی نطفہ سے ہوگا کسی آئندہ نسل میں سے نہیں ہوگا۔

(۲۴) اس کے آنے کے ساتھ ہی فضل کا ایک دریا امڈ آئے گا۔

(۲۵) وُہ صاحبِ شکوہ ہوگا۔

(۲۶) وُہ صاحبِ عظمت ہوگا۔

(۲۷) وُہ صاحبِ دَولت ہوگا۔

(۲۸) وُہ مسیحی نفس ہوگا۔

(۲۹) وُہ رُوح الحق ہوگا۔

(۳۰) وُہ اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو روحانی بیماریوں سے صاف کرے گا۔

(۳۱) وُہ کلمۃ اللہ ہوگا۔

(۳۲) وُہ خدا کی رحمت اور اسکی غیوری کا کرشمہ ہوگا۔ یعنی دین کے لئے سخت غیرت مند ہوگا۔ اور کسی بڑے سے بڑے انسان کی بھی دین کے مقابلہ میں پروا نہیں کریگا۔

(۳۳) خدا اسے کلمۂ تمجید سے بھیجیگا۔ یعنی وُہ بہت بزرگ انسان ہوگا۔ اس کے ذریعہ خدا تعالےٰ کی بزرگی دنیا میں قائم ہوگی۔ اور اسکی مجد عالم پر ظاہر ہوگی۔

(۳۴) وُہ سخت ذہین ہوگا۔

(۳۵) وُہ سخت فہیم ہوگا۔

(۳۶) وُہ دل کا حلیم ہوگا۔

(۳۷) وُہ علومِ ظاہری سے پُر کیا جائیگا

(۳۸) وُہ علومِ باطنی سے پُر کیا جائیگا۔

(۳۹) وُہ تین کو چار کرنے والا ہوگا۔

(۴۰) دوشنبہ کا اس کے ساتھ خاص تعلق ہوگا۔ اور دوشنبہ اس کے لئے مبارک دوشنبہ ہوگا۔

(۴۱) وُہ فرزند دلبند ہوگا۔ یعنی ایسا فرزند۔ جو دلوں کو باندھنے والا۔ اور تمام امیدوں کا مرجع ہوگا۔

(۴۲) وُہ گرامی ارجمند یعنی معزز اور مبارک ہوگا۔

(۴۳) وُہ مظہر الاوّل ہوگا۔ یعنی پہلے پاک نفس لوگوں سے مشابہت رکھیگا۔

(۴۴) وُہ مظہر الآخر ہوگا۔ یعنی بعد میں آنے والے صلحاء و اولیاء کی صفات کا بھی حامل ہوگا۔

(۴۵) وُہ مظہر الحق ہوگا۔ یعنی سچائی کو دُنیا میں قائم کرے گا۔

(۴۶) وُہ مظہر العلیٰ ہوگا۔ یعنی دین کی بلندی اس کے ذریعہ ہوگی۔

(۴۷) اس کے زمانہ میں اس کثرت اور تواتر کے ساتھ نشاناتِ الٰہیہ نازل ہوں گے۔ کہ گویا خدا آسمان سے اُتر آیا۔

(۴۸) وُہ بہت مبارک ہوگا۔

(۴۹) اس کا نزول جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔

(۵۰) وُہ مجسم نور ہوگا۔

(۵۱) وُہ خدا تعالےٰ کی رضامندی کے عطر سے ممسوح ہوگا۔

(۵۲) وُہ رُوح اللہ ہوگا۔ یعنی خدا کی رُوح اس کے اندر ہوگی۔ اور خدا کا کلام اس پر نازل ہوگا۔

(۵۳) اس کے سر پر خدا کا سایہ ہوگا۔

(۵۴) وُہ جلد جلد بڑھے گا۔

(۵۵) وُہ اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔

(۵۶) زمین کے کناروں تک اس کے مبلغین جائیں گے۔ اور اس طرح نہ صرف اسلام کی شوکت ظاہر ہوگی۔ بلکہ وُہ خود بھی زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔

(۵۷) قوموں کی قومیں۔ اور فوج در فوج لوگ اس کے قدموں میں آئیں گے۔ اور اس کے بابرکت وجود سے برکت پائیں گے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۵۸) جب یہ سب کچھ ہو چکے گا تب وہ آسمان کی طرف اٹھایا جائیگا۔ مگر اس کی وفات بھی ویسی ہی ہوگی جیسی مقربانِ بارگاہِ الٰہی کی ہوتی ہے کیونکہ اس کی پاکیزہ روح کا رفع آسمان کی طرف ہوگا۔

(۵۹) یہ وہ فیصلہ ہے جو خدا کر چکا زمین و آسمان ٹل سکتے ہیں۔ مگر اس موعود لڑکے کا پیدا ہونا اور پھر اس کے ذریعہ دنیا میں ان مہتم بالشان تغیرات کا رونما ہونا نہیں رک سکتا۔

پیشگوئی کا اعلان

خدا تعالےٰ کا یہ پُر جلال کلام جو بشاراتِ الٰہیہ سے لبریز تھا ہوشیارپور میں آپ پر نازل ہوا۔ اور ہوشیارپور میں ہی ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک اشتہار شائع فرمایا۔ جس میں اس پیشگوئی کا مفصل ذکر کیا۔ گو جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک تحریر سے معلوم ہوتا ہے ۱۸۸۴ء میں بھی آپکو مجملاً پسر موعود کے متعلق بشارت مل چکی تھی۔ جیسا کہ آپ اشتہار ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء میں تحریر فرماتے ہیں۔

"یہ پیشگوئی آج کی تاریخ سے دو برس پہلے کئی آریوں اور مسلمانوں و بعض مولویوں و حافظوں کو بھی بتلائی گئی تھی۔ چنانچہ آریوں میں سے ایک شخص ملاوامل نام جو سخت مخالف نیز شرپت ساکنانِ قصبہ قادیان ہیں"۔

(تبلیغ رسالت جلد اول صـ۷۳)

مگر چونکہ ۱۸۸۴ء کے ان الہامات میں جو شائع شدہ ہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کوئی ایسا الہام یا کشف ہمیں نظر نہیں آتا جو پسر موعود کے متعلق ہو۔ اس لئے معلوم یہ ہوتا ہے۔ کہ ان ایام میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مجملاً یہ خبر دی گئی۔ جو آپ نے قادیان کے کئی آریوں اور مسلمانوں کو زبانی بتلادی۔ لیکن اس کے متعلق کوئی اشتہار شائع نہیں فرمایا ہاں ۱۸۸۶ء میں جب تفصیل کے ساتھ اللہ تعالےٰ نے آپ پر پسر موعود کے کمالات ظاہر کئے۔ تو آپ نے ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو اشتہار دے دیا۔

میعادِ پیدائش

اس مذکورۃ الصدر پیشگوئی کا شائع ہونا تھا۔ کہ دنیا میں ایک شور مچ گیا اور لوگ نہایت شوق کے ساتھ پسر موعود کی راہ دیکھنے لگے۔ اور سب نے اپنے اپنے خیال کے مطابق پسر موعود کے متعلق امیدیں جمالیں۔ یہاں تک کہ غیر مذاہب والوں کو بھی اس خبر نے چونکا دیا۔ اور یہ سوال کیا جانے لگا۔ کہ یہ لڑکا کب پیدا ہوگا۔ اس پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء کو ایک اشتہار شائع فرمایا جس میں لکھا کہ وہ پیشگوئی جو "درباره تولد ایک فرزندِ صالح" کی گئی ہے اس کے متعلق میں یہ بتاتا ہوں۔ کہ:۔

"ایسا لڑکا بموجب وعدۂ الٰہی نو برس کے عرصہ تک ضرور پیدا ہوگا خواہ جلد ہو خواہ دیر سے بہرحال اس عرصہ کے اندر پیدا ہو جائے گا۔"

اسی طرح اشتہار محکِ اخیار و اشرار میں بھی تحریر فرمایا:۔

"اشتہار ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء میں صاف صاف تولد فرزند موصوف کے لئے نو برس کی میعاد لکھی گئی ہے۔"

(تبلیغ رسالت جلد اول صـ۸۴)

پھر لکھا۔

"اب تولد فرزند موصوف کی بشارت غیب محض ہے نہ کہ کوئی حمل موجود ہے تا ارسطو کے درکس یا جالینوس کے قواعد حمل دانی بالمعارضہ پیش ہو سکیں۔ اور نہ اب کوئی بچہ چھپا ہوا ہے۔ تا وہ مدت کے بعد نکالا جائے۔ بلکہ نو برس کے عرصہ تک تو خود اپنے رہنے کا ہی حال معلوم نہیں۔"

(ایضاً صـ۸۹)

رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت و عظمت کا نشان

اس کے علاوہ اشتہار ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ بھی تحریر فرمایا کہ

"یہ صرف پیشگوئی ہی نہیں۔ بلکہ ایک عظیم الشان نشان آسمانی ہے جس کو خدائے کریم جلشانہ نے ہمارے نبی کریم رؤف و رحیم محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت و عظمت ظاہر کرنے کے لئے ظاہر فرمایا ہے اور درحقیقت یہ نشان ایک مردہ کے زندہ کرنے سے صدہا درجہ اعلےٰ و اولےٰ و اکمل و افضل و اتم ہے۔ کیونکہ مردہ کے زندہ کرنے کی حقیقت یہی ہے۔ کہ جنابِ الٰہی میں دُعا کرکے ایک روح واپس منگوائی جائے۔ اور ایسا مردہ زندہ کرنا حضرت مسیح اور بعض دیگر انبیاء علیہم السلام کی نسبت بائبل میں لکھا گیا ہے۔ جس کے ثبوت میں معترضین کو بہت سا کلام ہے۔ اور پھر باوصف ان سب عقلی و نقلی جرح قدح کے یہ بھی منقول ہے۔ کہ ایسا مردہ صرف چند منٹ کے لئے زندہ رہتا تھا۔ اور پھر دوبارہ اپنے عزیزوں کو دوہرے ماتم میں ڈال کر اس جہان سے رخصت ہو جاتا۔ جس کے دنیا میں آنے سے نہ دنیا کو کچھ فائدہ پہنچتا اور نہ خود اس کو آرام ملتا تھا۔ اور نہ اس کے عزیزوں کو کوئی سچی خوشی حاصل ہوتی تھی۔ سو اگر حضرت مسیح علیہ السلام کی دعا سے بھی کوئی روح دُنیا میں آئی۔ تو درحقیقت اس کا آنا نہ آنا برابر تھا۔ اور بفرضِ محال اگر ایسی روح کئی سال جسم میں باقی بھی رہتی۔ تب بھی ایک ناقص روح کسی رذیل یا دنیا پرست کی جو احدٌ من الناس ہے۔ دنیا کو کیا فائدہ پہونچا سکتی تھی۔ مگر اس جگہ بفضلہ تعالےٰ و احسانہ و ببرکت حضرت خاتم الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم خداوند کریم نے اس عاجز کی دعا کو قبول کرکے ایسی بابرکت روح بھیجنے کا وعدہ فرمایا۔ جس کی ظاہری و باطنی برکتیں تمام زمین پر پھیلیں گی۔ سو اگرچہ بظاہر یہ نشان احیاء موتےٰ کے برابر معلوم ہوتا ہے۔ مگر غور کرنے سے معلوم ہوگا۔ کہ یہ نشان مردوں کے زندہ کرنے سے صدہا درجہ بہتر ہے۔ مردہ کی بھی روح ہی دعا سے واپس آتی ہے۔ اور اس جگہ بھی دعا سے ایک روح ہی منگائی گئی ہے۔ مگر ان روحوں اور اس روح میں لاکھوں کوسوں کا فرق ہے"۔

(تبلیغ رسالت جلد اول صـ۷۳-۷۴)

گویا پسر موعود ایسا بابرکت وجود ہوگا کہ

(۶۰) اس کے وجود سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت و عظمت ظاہر ہوگی۔

(۶۱) وہ عام لوگوں سے صدہا درجہ اعلےٰ و اولےٰ و اکمل و افضل و اتم ہوگا

(۶۲) اس کی ظاہری اور باطنی برکتیں تمام زمین پر پھیلیں گی۔ اور علی حسب مراتب تمام لوگ اس سے مستفیض ہوں گے

(۶۳) اس کی روح بابرکت ہوگی۔

(۶۴) اور یہ کہ وہ نو سال کے عرصہ میں ضرور پیدا ہو جائے گا۔

منشی اندرمن مرادآبادی کی نکتہ چینی

اس پر منشی اندرمن مرادآبادی اور بعض دوسرے لوگوں نے پھر نکتہ چینی کی۔ اور کہا کہ نو برس کی میعاد بہت لمبی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کے جواب میں ۸ اپریل ۱۸۸۶ء کو پھر ایک اشتہار شائع فرمایا۔ جس میں لکھا۔

"واضح ہو کہ اس خاکسار کے اشتہار ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء پر بعض صاحبوں نے جیسے منشی اندرمن صاحب مرادآبادی نے یہ نکتہ چینی کی ہے۔ کہ نو برس کی حد جو پسر موعود کے لئے بیان کی گئی ہے۔ یہ بڑی گنجائش کی جگہ ہے۔ ایسی لمبی میعاد تک تو کوئی نہ کوئی لڑکا پیدا ہو سکتا ہے۔ سو اول تو اس کے جواب میں یہ واضح ہو کہ جن صفاتِ خاصہ کے ساتھ لڑکے کی بشارت دی گئی ہے۔ کسی لمبی میعاد سے گو نو برس سے بھی دو چند ہوتی۔ اس کی عظمت اور شان میں کچھ فرق نہیں آسکتا۔ بلکہ

243
Digitized by Khilafat Library Rabwah

بلکہ صریح دلی انصاف ہر ایک انسان کا شہادت دیتا ہے۔ کہ ایسے عالی درجہ کی خبر جو ایسے نامی اور اخص آدمی کے تولد پر مشتمل ہے۔ انسانی طاقتوں سے بالاتر ہے۔ اور دعا کی قبولیت ہو کر ایسی خبر کا ملنا بے شک یہ بڑا بھاری آسمانی نشان ہے۔ نہ یہ کہ صرف پیشگوئی ہے۔"
(تبلیغ رسالت جلد اول صلا۶)

اس میں منشی اندرمن وغیرہ کی نکتہ چینی کا جواب دینے کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ تحریر فرمایا ہے۔ کہ پسر موعود

۱۵۔ نہایت عالی درجہ ہوگا۔
۱۶۔ وہ نامی انسان ہوگا۔
۱۷۔ وہ اخص آدمی ہوگا۔ اور دعا کی قبولیت کا نتیجہ ہوگا۔
۱۸۔ اس کا وجود ایک بھاری آسمانی نشان ہوگا۔

بشیر اول کی پیدائش اور وفات

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسی اشتہار ۸ راپریل ۱۸۸۶ء میں یہ بھی تحریر فرمایا۔ کہ

"ماسوا اس کے اب بعد اشاعت اشتہار مندرجہ بالا دوبارہ اس امر کے انکشاف کے لئے جناب الٰہی میں توجہ کی گئی۔ تو آج ۸ راپریل ۱۸۸۶ء میں اللہ جل شانہ کی طرف سے اس عاجز پر اس قدر کھل گیا۔ کہ ایک لڑکا بہت ہی قریب ہونے والا ہے۔ جو ایک مدت حمل سے تجاوز نہیں کر سکتا اس سے ظاہر ہے کہ غالباً ایک لڑکا ابھی ہونے والا ہے۔ یا بالضرور اس کے قریب حمل میں۔ لیکن یہ ظاہر نہیں کیا گیا۔ کہ جو اب پیدا ہوگا یہ وہی لڑکا ہے۔ یا وہ کسی اور وقت میں نو برس کے عرصہ میں پیدا ہوگا۔ اور پھر بعد اس کے یہ بھی الہام ہوا۔ کہ انہوں نے کہا کہ آنے والا یہی ہے۔ یا ہم دوسرے کی راہ تکیں۔"
(تبلیغ رسالت جلد اول صلا۶)

اس اعلام الٰہی کے مطابق ۷ راگست ۱۸۸۷ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا۔ جس پر آپ نے ایک اشتہار بعنوان "خوشخبری" شائع فرمایا اور لکھا:-

"اے ناظرین میں آپ کو بشارت دیتا ہوں۔ کہ وہ لڑکا جس کے تولد کے لئے میں نے اشتہار ۸ راپریل ۱۸۸۶ء میں پیشگوئی کی تھی۔ اور خدا تعالےٰ سے اطلاع پا کر اپنے کھلے کھلے بیان میں لکھا تھا۔ کہ اگر وہ حمل موجودہ میں پیدا نہ ہوا تو دوسرے حمل میں جو اس کے قریب ہے۔ ضرور پیدا ہو جائے گا۔ آج ۱۶ ذیقعدہ ۱۳۰۴ھ مطابق ۷ راگست ۱۸۸۷ء میں ۱۲ بجے رات کے بعد ڈیڑھ بجے کے قریب وہ مولود مسعود پیدا ہو گیا۔ فالحمد للہ علےٰ ذالک"
(تبلیغ رسالت جلد اول صلا۹۹)

یہ بچہ جس کا نام حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بشیر احمد رکھا تھا۔ اور جسے عام طور پر بشیر اول کہا جاتا ہے اپنی عمر کے سولھویں مہینہ میں ۴ر نومبر ۱۸۸۸ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گیا۔ (تبلیغ رسالت جلد اول صلا۱۲۱)

اور معاندین نے اس شور سے آسمان سر پر اٹھا لیا۔ کہ مصلح موعود جس کی پیدائش کا وعدہ کیا گیا تھا۔ فوت ہو گیا۔ حالانکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کسی ایک مقام پر بھی اسے مصلح موعود قرار نہیں دیا تھا۔ مصلح موعود کے پیدا ہونے کی میعاد ابھی باقی تھی۔ اور خدا اپنے عرش سے یہ فیصلہ فرما چکا تھا۔ کہ میعاد مقررہ میں اس کی با برکت روح نازل کرے۔ لیکن جلد باز نکتہ چیں اس سے ابتلا میں پڑ گئے۔ اور مصلح موعود کے ظہور کے متعلق ان پر ایک گونہ مایوسی طاری ہو گئی۔ اور وہ خیال کرنے لگے۔ کہ مصلح موعود کے متعلق بانئ سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے جس پیشگوئی کا اعلان کیا گیا ہے۔ وہ خدا کی طرف سے نہیں۔ حالانکہ بشیر اول کی وفات خدا تعالےٰ کی طرف سے ایک ابتلا تھا۔ جسکے ذریعہ خدا نے مومنین و منکرین میں ایک امتیاز قائم کر دیا۔ اور بتادیا کہ کون ہیں جو خدا کے کلام پر یقین رکھتے ہیں۔ اور کون ہیں جنکی حیثیت ایک تماش بین کی سی ہے۔

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کی آنکھوں پر بغض و عداوت کی پٹی

اپنے حضرت امیر کی تحریروں کی تکذیب

(۲)

دوسرا ثبوت اس امر کا کہ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کو نہ صرف اپنے "امیر قوم" سے ہی بغض و عداوت ہے۔ بلکہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے ساتھ بھی کھلی کھلی دشمنی اور بیر ہے۔ ذیل میں پیش کیا جاتا ہے:-

ڈاکٹر صاحب نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ایک خطبہ کے متعلق جو دو باتیں ۲۱ر جولائی کے پیغام صلح میں لکھی ہیں۔ ان میں سے پہلی بات یوں شروع کی ہے۔

"اول تو یہ کہ میاں محمود احمد صاحب فرماتے ہیں۔ کہ ابھی وہ سترہ سال کے تھے کہ انہیں الہام ہوا۔ کہ ان الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ بیشک جو لوگ تیری اتباع کرتے ہیں وہ تیرے منکرین پر قیامت کے دن تک غالب رہینگے۔ مجھے یہ تعجب ہوا کہ میاں صاحب کی عمر اس وقت سترہ سال کی تھی۔ میاں صاحب کو اپنے لڑکپن یا عنفوان شباب میں زہد و ریاضت سے کوئی دلچسپی نہ تھی۔ عبادت اور توجہ الی اللہ میں کوئی انہماک نہ تھا۔ اعمال صالحہ بجالانے کی طرف کوئی خاص توجہ نہ تھی خدمات دینیہ سے کوئی شغف نہ تھا۔ اپنے ہم عمر لڑکوں کو جن میں وہ کھیلا کرتے تھے وہ کوئی درس ہدایت نہ دے رہے تھے"
(پیغام صلح ۲۱ر جولائی ۱۹۳۷ء صلا۵)

ناظرین ایک طرف ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کی مندرجہ بالا عبارت میں سے خط کشیدہ الفاظ کو سامنے رکھیں اور دوسری طرف ان کے "امیر قوم" مولوی محمد علی صاحب کی حسب ذیل تحریر ملاحظہ فرمائیں۔ جو انہوں نے حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے جاری کردہ رسالہ تشحیذ الاذہان کے ابتدائی نمبر میں آپ کے لکھے ہوئے انٹروڈکشن کی بنا پر کیا تھا۔ اور یہی وہ زمانہ ہے جس کے متعلق ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے اپنی فاسد رائے کا اظہار اپنے پراز عناد مضمون میں کیا ہے۔ بہرحال مولوی محمد علی صاحب نے لکھا۔

"اس رسالہ (تشحیذ الاذہان) کے ایڈیٹر مرزا بشیر الدین محمود احمد حضرت اقدس کے صاحبزادہ ہیں۔ اور پہلے نمبر میں چودہ صفحوں کا ایک انٹروڈکشن ان کی قلم سے لکھا ہوا ہے۔ جماعت تو اس مضمون کو پڑھیگی مگر میں اس مضمون کو مخالفین سلسلہ کے سامنے بطور ایک بین دلیل کے پیش کرتا ہوں۔ جو اس سلسلہ کی صداقت پر گواہ ہے..... اس کے بعد اپنی جماعت کے نوجوانوں کو خطاب کر کے لکھا ہے جسکو میں انکے اصل الفاظ میں نقل کرتا ہوں۔

"اے میرے احمدی بھائیو! اگر ہم نے خدا تعالےٰ کے ایک فرستادہ کو مانا ہے تو یہ نہ سمجھنا چاہئیے کہ اب ہم بالکل سبکدوش ہو گئے ہیں بلکہ ہم نے اپنے سر پر ایک بارگراں اٹھا لیا ہے... دین کو دنیا پر مقدم کرنا کوئی ایسی بات نہیں جو زبان سے کہہ دینے پر اس سے خلاصی ہو جائے نہیں بلکہ اس کیلئے بڑی قربانی کی ضرورت ہے... اگر ہم کو دین اسلام کی مدد کرنے کا جوش نہیں تو بخدا ہم نہایت ہی سخت ٹوٹا پانے والوں میں ہیں۔ وہ دل ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے کہ جس میں اسلام کی محبت نہ ہو اور وہ آنکھ جو اسلام کی ترقی دیکھنے کی مشتاق نہیں پھوٹ جائے تو بہتر ہے۔ ٹوٹ جائیں وہ ہاتھ جو اسلام کی مدد سے قاصر ہیں۔ رونے کا مقام ہے۔ اگر ہم اسلام کی ترقی کی کوشش میں کچھ بھی سستی کریں.... اے غیور خدا تو دیکھتا ہے کہ اسلام پر شرک نے کیسے کیسے حملے کئے ہیں۔ پس ہماری مدد کر۔ ہم تیرے مسیح کے ساتھ ساتھ شرک کے توڑنے میں لگے ہیں"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں نے اس مضمون کو اس سلسلہ کی صداقت پر گواہ خصوصاً اس وجہ سے نہیں ٹھیرایا۔ کہ ان دلائل کو کوئی مخالف توڑ نہیں سکتا۔ یہ دلائل پہلے بھی کئی دفعہ پیش ہو چکے ہیں۔ مگر اس دلیل میں سے جو دلیل میں سلسلہ کی صداقت پر گواہ کے طور پر اس وقت کل مخالفین کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں وہ اس مضمون کا آخری حصہ ہے۔ جس کو میں نے صاحبزادہ کے اپنے الفاظ میں نقل کیا ہے۔ اس وقت صاحبزادہ کی عمر اٹھارہ انیس سال کی ہے اور تمام دنیا جانتی ہے کہ اس عمر میں بچوں کا شوق اور امنگیں کیا ہوتی ہیں۔ زیادہ سے زیادہ اگر وہ کالجوں میں پڑھتے ہیں تو اعلیٰ تعلیم کا شوق اور آزادی کا خیال ان کے دلوں میں ہوگا۔ مگر دین کی یہ ہمدردی اور اسلام کی حمایت کا یہ جوش جو اوپر کے بے تکلف الفاظ سے ظاہر ہو رہا ہے ایک خارق عادت ہے۔ صرف اسی موقعہ پر نہیں بلکہ میں نے دیکھا ہے کہ ہر موقعہ پر یہ دلی جوش ان کا ظاہر ہو جاتا ہے چنانچہ ابھی میر محمد اسحٰق کے نکاح کی تقریب پر چند اشعار انہوں نے لکھے تو ان میں یہی دعا ہے۔ کہ اسے خدا تو ان دونوں اور ان کی اولاد کو خادم دین بنا۔ برخوردار عبدالحی کی آمین کی تقریب پر اشعار لکھے تو ان میں یہی مدعا باکھی ہے۔ کہ اسے قرآن کا سچا خادم بنا۔ ایک اٹھارہ برس کے نوجوان کے دل میں اس جوش اور ان امنگوں کا بھر جانا معمولی امر نہیں۔ کیونکہ یہ زمانہ سب سے بڑھ کر کھیل کود کا زمانہ ہے اب وہ سیاہ دل لوگ جو حضرت مرزا صاحب کو مفتری کہتے ہیں، اس بات کا جواب دیں کہ اگر یہ افترا ہے تو یہ سچا جوش اس بچہ کے دل میں کہاں سے آیا۔ جھوٹ تو ایک گند ہے۔ پس اس کا اثر تو چاہیئے تھا کہ گندہ ہوتا نہ یہ کہ ایسا پاک اور نورانی جس کی کوئی نظیر ہی نہیں ملتی۔ اگر ایک انسان افترا کرتا ہے تو اگرچہ وہ باہر کے لوگوں سے افترا کو چھپا بھی لے۔ مگر اپنے ہی بچوں سے جو ہر وقت اس کے ساتھ رہتے ہیں۔ چھپا نہیں سکتا۔ وہ اس کی ہر ایک حرکت اور سکون کو دیکھتے ہیں۔ ہر ایک گفتگو کو سنتے ہیں۔ ہر موقع پر اس کے خیالات کو ظاہر ہوتا دیکھتے ہیں پس اگر افترا ہو تو ضرور ہے کہ وہ افتراء کسی نہ کسی وقت اس کے اپنے بچوں اور بیوی پر ظاہر ہو جائے۔ اے بدقسمت لوگو! غور کرو! کہ کیا مفتری کی اولاد جو اس کے افترا کے زمانہ میں پیدا ہو اور افترا کے زمانے میں پرورش پائے ایسی ہوا کرتی ہے کیا تمہارے دل انسانی دل نہیں جو ان باتوں کو سمجھ نہیں سکتے اور ان سچے خیالات کا ان پر کچھ اثر نہیں ہوتا کیوں تمہاری سمجھیں الٹی ہوگئی ہیں غور کرو! کہ جس کی تعلیم و تربیت کا یہ (حضرت محمود) ناقل پھل ہے۔ وہ کاذب ہو سکتا ہے؟ اگر وہ کاذب ہے تو پھر دنیا میں صادق کا کیا نشان ہے"
(ریویو آف ریلیجنز۔ اردو بابت ماہ مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۱۷-۱۱۸-۱۱۹)

مندرجہ بالا مضمون میں مولوی محمد علی صاحب "امیر پیغام پارٹی" نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ کی عبارتوں کو نقل کر کے اور دلائل تو یہ کے ساتھ اور اپنے تجربہ کی بنا پر آپ کی دین سے ہمدردی۔ اسلام کی حمایت کا جوش آپ کی پاکیزہ اور بے نظیر نورانی زندگی کو جو جوانی کے زمانہ ہی میں ظاہر تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کے لئے ایک زبردست دلیل کے طور پر پیش کیا ہے۔

اب اگر مولوی محمد علی صاحب کی یہ رائے جو انہوں نے اپنے تجربہ کی بنا پر اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں مفصل طور پر لکھی صحیح اور درواقعی صحیح ہے تو ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کی موجودہ رائے ابوجہل ابولہب یا محمد حسین بٹالوی اور ثناء اللہ امرتسری کی آراء سے حسد و عناد و بغض و عداوت سے پُر اور کاذب ہونے میں ذرہ بھر بھی کم نہیں۔

پس کیا ڈاکٹر بشارت احمد صاحب اور مولوی محمد علی صاحب بتائیں گے کہ ان دونوں بیانوں میں سے کس کا بیان سچا ہے۔ اور کس کا بیان بغض و عناد سے پُر تقویٰ سے خالی اور صریح طور پر جھوٹا ہے۔؟

اب ناظرین غور کریں۔ کہ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کی تحریر پڑھ کر اس میں کسی قسم کا بھی کوئی شک و شبہ باقی رہ جاتا ہے کہ ان کو نہ صرف اپنے مولوی محمد علی صاحب سے عداوت ہے بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے اہل بیت اور بالخصوص حضرت محمود ایدہ اللہ الودود کے ساتھ مخالفین احمدیت سے کچھ کم دشمنی نہیں ہے

خاکسار۔ سید احمد علی مولوی فاضل قادیان

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور جماعتہائے احمدیہ کا اظہار عقیدت و اخلاص

ممباسہ

جماعت احمدیہ ممباسہ کا ایک غیر معمولی اجلاس بصدارت بابو محمد عالم خان صاحب ایم۔ بی۔ ای۔ چیف گڈز کلرک کینیا اور یوگنڈا ریلوے ۲۷ جولائی منعقد ہوا۔ اور مندرجہ ذیل قرارداد متفقہ طور پر پاس کی گئی۔

جماعت احمدیہ ممباسہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خلافت پر پورا پورا ایمان رکھتی ہے۔ جماعت احمدیہ ممباسہ حضرت امیر المومنین کی خدمت میں ہدیہ محبت وعقیدت و اطاعت پیش کرتی ہے اور حضرت امیر المومنین کے ہر حکم پر لبیک کہتی ہوئی ہر قسم کی مالی و جانی قربانی پیش کرنے کے لئے ہر وقت تیار ہے۔

صالح محمد سیکرٹری جماعت احمدیہ ممباسہ

بغداد

(۱) جماعت احمدیہ بغداد منافقین کے اخراج از جماعت پر دلی مسرت کا اظہار کرتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتی ہے کہ وہ ہماری جماعت کو منافقین کے وجود سے بکلی پاک کرے

(۲) ہم تمام افراد جماعت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو خلیفہ برحق تسلیم کرتے ہیں۔ اور حضور کے تمام حکموں پر سر تسلیم خم کرتے اور دعا کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ہمیں حضور کے حکموں پر چلنے کی توفیق عطا کرے

خاکسار۔ معراج الدین سیکرٹری جماعت احمدیہ بغداد

برہمن بڑیہ (بنگال)

احمدیان برہمن بڑیہ بنگال مخرجین کے نہایت ہی کمینہ رویہ کے خلاف سخت نفرت وحقارت کا اظہار کرتے اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حضور اطاعت وعقیدت کا اظہار کرتے ہیں۔

خاکسار۔ غلام صمدانی خادم امیر جماعت برہمن بڑیہ بنگال

مونگھیر

۲ راگست ۳۷ء کی شب کو مسجد احمدیہ مونگھیر میں جماعت احمدیہ کا ایک غیر معمولی جلسہ ہوا۔ جس میں اتفاق رائے کے ساتھ ذیل کے ریزولیوشنز پاس کئے گئے۔

(۱) یہ جلسہ بصد ادب حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں درخواست کرتا ہے۔ کہ حضور ان تمام منافقین کو جو موجودہ فتنہ میں شریک ہیں۔ جماعت سے خارج فرمائیں۔

(۲) یہ جلسہ اپنی پوری ایمانی طاقت اور پورے جذبہ اخلاص کے ساتھ یہ اظہار کرتا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مونگیر کا ہر فرد خلافتِ ثانیہ کی ہر خدمت کو سعادتِ دارین سمجھتے ہوئے ہر قسم کی قربانی کرنے کیلئے ہر وقت تیار ہے۔

خاکسار خلیل احمد پریسیڈنٹ

چھنی تاجہ رہان

جماعت احمدیہ چھنی تاجہ رہان ضلع سرگودھا کے جملہ افراد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ سے گہری عقیدت اور اخلاص کا اظہار کرتے ہوئے منافقین کے مکروہ پراپیگنڈا کے خلاف اظہار نفرت کرتے ہیں۔ اور اپنی انتہائی وفاداری کا اعلان کرتے ہیں۔ خاکسار ولایت خاں بی اے

کرتو ضلع شیخوپورہ

۲۰ر جولائی۔ جماعت احمدیہ کرتو ضلع شیخوپورہ کا ایک غیر معمولی جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل قرار داد متفقہ طور پر پاس ہوئی۔

جماعت احمدیہ کرتو کے تمام افراد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ گہری عقیدت اور وفاداری اور خلافت سے کامل وابستگی کا اظہار کرتے ہیں۔

خاکسار:۔ ولایت شاہ

مزنگ (لاہور)

جماعت احمدیہ مزنگ منافقین کے خلاف سخت اظہار نفرت کرتی ہے۔ اور اس امر کا اعلان کرتی ہے کہ اس کے تمام افراد اپنی ہر چیز اپنے پیارے آقا حضرت فضل عمر ایدہ اللہ پر قربان کرنے کے لئے تیار ہیں۔

خاکسار۔ چودہری غلام احمد ایم اے

ڈسکہ

۲۷ر جولائی بوقت شب جماعت احمدیہ ڈسکہ کا غیر معمولی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں بابو محمد ابراہیم صاحب عابد نے خلافت محمود ایدہ اللہ تعالےٰ کی حقانیت اور صداقت پر تقریر کی۔ زاں بعد تمام جماعت احمدیہ ڈسکہ نے مخرجین سے بیزاری اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ سے اپنی دلی عقیدت اور وابستگی کا اعلان کیا۔ خاکسار۔ محمد اسمٰعیل سیکرٹری

لجنہ اماء اللہ لائلپور

لجنہ اماء اللہ لائل پور کا ایک غیر معمولی اجلاس زیر صدارت محترمہ نواب بیگم صاحبہ منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس ہوا۔

ہم ممبرات لجنہ اماء اللہ لائل پور اپنے آقا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی ذات بابرکات سے اپنی گہری عقیدت اور اخلاص کا اظہار کرتی ہیں۔ اور حضور کی خلافت پر صدق دل سے ایمان رکھتی ہیں۔ حضور کی اطاعت اور فرمانبرداری میں ہی احمدیت کی ترقی وابستہ یقین کرتی ہیں۔ اور دشمن کے مکروہ پراپیگنڈہ کو ذرہ بھی وقعت نہ دیتی ہوئی حضور کے ہر ارشاد پر قربانی پیش کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اور اسی میں اپنی سعادت یقین کرتی ہیں۔ خاکسار بشیر اختر سیکرٹری لجنہ اماء اللہ لائل پور

ماموں کانجن

جماعت احمدیہ ماموں کانجن مخرجین کے رویہ کے خلاف سخت نفرت و حقارت کا اظہار کرتی ہے۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی کامل اطاعت و فرمانبرداری کا اقرار کرتی ہے۔ اور دعا کرتی ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ

مقربان بارگاہ الٰہی پر مخالفانہ حملے ہونے کی وجہ

آج حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے دشمن آپ پر اتہام لگا کر خوش ہو رہے ہیں۔ وہ خدا تعالےٰ کے مقرر کردہ خلیفہ کے معزول کرنے کی عبث کوشش میں ہیں۔ اور نئی امارت کا ڈھونگ رچا رہے ہیں۔ وہ ربانی خلیفہ جو کچھ مدت پہلے تک انکی نظروں میں خلیفہ برحق تھا۔ معلوم نہیں ان کی کن اندرونی کدورتوں کے باعث آج خلیفہ برحق نہیں رہا۔

اگر دنیا کے بادشاہ اپنے منتخب شدہ معاونین کو جنکے منتخب کرنے میں وہ غلطی بھی کر سکتے ہیں۔ دوسروں کی سازشوں اور دھمکیوں سے مرعوب ہو کر انہیں علیحدہ نہیں کرتے۔ تو پھر وہ بادشاہوں کا بادشاہ جس کا انتخاب کبھی غلط نہیں ہو سکتا۔ جس کی طاقت کبھی دب نہیں سکتی۔ کب دنیوی لوگوں کی پروا کر کے خلیفہ کو علیحدہ کر سکتا ہے۔ وہ اپنے مقربوں کی تائید نصرت اور مدد کرتا ہے۔ اور کرتا چلا جاتا ہے۔ حتیٰ کہ ان کے مخالف دیکھ لیتے ہیں۔ کہ دنیا میں کامیابی خدا کے مقبولوں ہی کے حصہ میں آئی۔ اور ان کے مخالفین ناکامی اور روسیاہی لے کر رہ گئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

”یہ یاد رکھو۔ کہ خدا تعالےٰ کی غیرت کبھی تقاضا نہیں کرتی۔ کہ اس کو جو یعنی مقرب کو ایسی حالت میں چھوڑے کہ وہ ذلیل ہو کر پسپا ہو جائے۔ نہیں بلکہ وہ خود وحدہٗ لاشریک ہے وہ اپنے اس بندہ کو بھی ایک فرد اور وحدہ لاشریک بنا دیتا ہے۔ دنیا کے تختہ پر کوئی انسان اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ ہر طرف سے اس پر حملے ہوتے ہیں۔ اور ہر حملہ کرنے والا اسکی طاقت کے اندازہ سے بے خبر ہو کر جاتا ہے۔ کہ میں اسے تباہ کر ڈالوں گا۔ لیکن آخر اسکو معلوم ہو جاتا ہے کہ اس کا بچ نکلنا انسانی طاقت سے باہر کسی قوت کا کام ہے کیونکہ اگر اسے پہلے سے یہ علم ہوتا تو وہ حملہ کبھی نہ کرتا۔ پس وہ لوگ جو خدا تعالےٰ کے حضور ایک تقرب حاصل کرتے ہیں۔ اور دنیا میں اس کے وجود اور ہستی پر ایک نشان ہوتے ہیں بظاہر اس قسم کے ہوتے ہیں کہ ہر مخالف اپنے خیال میں یہ سمجھتا ہے کہ میرے مقابلہ میں یہ بچ نہیں سکتا۔ کیونکہ ہر قسم کی تدبیر اور کوشش کے نتائج اسے یہیں تک پہنچاتے ہیں لیکن جب وہ اس زد میں سے ایک عزت اور احترام کے ساتھ اور سلامتی سے نکلتا ہے۔ تو ایکدم کیلئے تو اسے حیران ہونا پڑتا ہے۔ کہ اگر انسانی طاقت کا کام تھا۔ تو اس کا بچنا محال تھا لیکن اب اس کا صحیح سلامت رہنا انسانی کام نہیں بلکہ خدا کا کام ہے۔ پس اس سے معلوم ہوا کہ مقربان بارگاہ الٰہی پر جو مخالفانہ حملے ہوتے ہیں۔ وہ کیوں ہوتے ہیں؟ معرفت اور گیان کے کوچہ سے بے خبر لوگ ایسی مخالفتوں کو ایک ذلت سمجھتے ہیں۔ مگر انکو کیا خبر ہوتی ہے کہ اس ذلت میں ان کیلئے ایک عزت اور امتیاز نکلتا ہے۔ جو اللہ تعالےٰ کے وجود اور ہستی پر ایک نشان ہوتا ہے۔ اس لئے یہ وجود آیات اللہ کہلاتے ہیں“

ملفوظات صفحہ ۳۰۷، ۳۰۸

میری پیاری بہنو

میں آپ کی ہمدردی کی خاطر اشتہار دے رہی ہوں کہ اگر آپ کو ماہواری خرابی ہے۔ ماہواری درد سے آتے ہیں۔ یا ماہواری بے قاعدہ ہیں سیلان الرحم یعنی سفید رطوبت خارج ہوتی ہے۔ سر درد کمر درد کرتا رہتا ہے۔ کام کاج کرنے سے سانس پھول جاتا ہے دل دھڑکنے لگتا ہے۔ قبض رہتی ہے پیٹ میں نفخ ہو جاتا ہے۔ تو آپ فضول دواؤں پر روپیہ برباد نہ کریں۔ بلکہ میری خاندانی مجرب دوا بنام راحت سے فائدہ اٹھائیں جس سے سینکڑوں میری بہنیں فائدہ حاصل کر چکی ہیں۔

قیمت مکمل خوراک دو روپے (عہ) محصول ڈاک ۔/۶

میرا پتہ:۔ ایچ نجم النساء بیگم احمدی شاہدرہ۔ لاہور

بالکل مفت

دور حاضرہ کی نہایت عجیب و غریب حیرت انگیز ایجاد کی توضیح کا حامل

رسالہ زندہ موت

مفت حاصل کرنے کیلئے اپنے علاقہ کے بارسوخ پڑھے لکھے دس رؤسا کے مکمل پتے ایک خط پر لکھکر ارسال کریں۔ رسالہ مفت ارسال کر دیا جائے گا۔

ڈاکٹر ایم اسمٰعیل نمبر ۳۹ میکلوڈ روڈ۔ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک جنتری کے متعلق ضروری اعلان

ایک دوست کے توجہ دلانے پر میں یہ اعلان کر رہا ہوں۔ میاں محمد یامین صاحب تاجر کتب نے ۱۹۳۶ء کی جنتری میں صفحہ ۴ پر آیت ولو تقول علینا بعض الاقاویل درج کر کے تیس "مدعیان نبوت کاذبہ" کے نام درج کئے ہیں۔ ہماری تحقیق سے ثابت ہے کہ ان ناموں میں سے کئی ایک ایسے ہیں۔ جنہوں نے بالکل نبوت کا دعویٰ نہیں کیا۔ اس لئے کوئی غیر احمدی جنتری کی ایسی تحریروں کو بطور سند پیش نہیں کر سکتا۔ عام مصنفین کے الفاظ کو جماعت پر بطور حجت پیش کرنا غلطی ہے۔ تاہم ضروری ہے۔ کہ ہمارے لکھنے والے دوست بھی احتیاط سے کام لیا کریں۔ اگرچہ جماعت پر زید و بکر کا قول حجت نہیں۔ لیکن مخالفین کو ایک حیلہ ہاتھ آجاتا ہے۔ خاکسار:۔ ابو العطاء جالندھری

چندہ توسیع مساجد دارالامان

موسمی تعطیلات پر قادیان کی احمدی درس گاہوں یعنی تعلیم الاسلام ہائی سکول مدرسہ احمدیہ اور جامعہ احمدیہ کے طلباء کو چندہ توسیع مساجد اقصیٰ و مسجد مبارک کی فراہمی کے لئے مطبوعہ رسید بکیں دی گئی ہیں۔ ہر ایک رسید بک پانچ پانچ روپیہ کی ہے۔ اور ہر ایک رسید پر میرے دستخط چھپے ہوئے ہیں۔

احباب سے امید ہے۔ کہ جن طلباء کے پاس ایسی رسید بکیں ہوں۔ ان کو چندہ دیکر ان کی حوصلہ افزائی فرمائیں۔ اور ثواب حاصل کریں۔ (ناظر بیت المال)

بنگلور کے احمدیوں پر مظالم

۲ اگست ہمارے ایک بھائی حکیم عبد الرزاق صاحب احمدی کا انتقال ہو گیا یہ سن کر مرحوم کے مکان پر معاندین کا ایک جم غفیر جمع ہو گیا۔ اور تجہیز و تکفین میں روکاوٹ ڈالنے اور نعش کو چھین کرلے جانے کے منصوبے کرتے رہے۔ چاروں طرف سے گالیوں کی بوچھاڑ ہم پر ہوتی رہی۔ یہ حالات دیکھتے ہوئے پولیس کو اطلاع دی گئی اور بر وقت پولیس پہنچ گئی۔ اور کافی تعداد میں شروع سے آخر تک ساتھ رہی۔ لہٰذا ہم سب انسپکٹر صاحب کلیولینڈ ٹون کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں اخبار الکلام بنگلور سٹی ۳ اگست میں اس واقعہ کی جس انداز سے کیفیت درج ہوئی ہے

اولاد سے محروم روتے ہیں!

صاحب اولاد خوش ہوتے ہیں

بے اولاد عورتیں "حمل" کی دوا سے اپنی گود میں بچہ دیکھ رہی ہیں

حمل کی دوا ان عورتوں کے لئے جو اولاد کی تمنا میں سینکڑوں روپے برباد کر چکی ہیں اور ہزاروں منتیں مرادیں کر چکی ہیں اکسیر ثابت ہو رہی ہے صرف سات روز استعمال کی جاتی ہے اور آٹھویں روز ۔ ۔ ۔ ۔ کے پاس جانے سے یقینی حمل قرار پا جاتا ہے اور پورے نو مہینہ کے بعد وہ ایک تندرست بچہ کی ماں بن جاتی ہے۔

بے اولادوں کے لئے یہ دوا جادو ہے!

قیمت پورے سات دن کی دوا تین روپے آٹھ آنے ہیں محصولڈاک ایک شیشی پر ۸/ علیحدہ ہے

انچارج:۔ لیڈی ڈاکٹر اکسیری دواخانہ کوچہ چیلان دہلی

ضروری اعلان

مندرجہ ذیل پتہ سے آپ ہر قسم کی ادویات اور ہر قسم کی مرض کے علاج کے لئے استفسار کر سکتے ہیں علاج نہایت احتیاط سے کیا جاتا ہے اور بفضلہ تعالیٰ تجربہ آپ کے لئے تسلی کا موجب ہوگا۔ بطور نمونہ مندرجہ ذیل مرضوں کے لئے دوائی طلب کریں اور ذریعہ آزمائش آئندہ اپنی تکالیف کے علاج کے لئے اسی پتہ پر خط و کتابت کریں۔

دوائے قوت

کمزوری کے لئے یہ دوائی اکسیر کا حکم رکھتی ہے نیز دماغی اور اعصابی کمزوری کے لئے بھی بہت مفید ہے۔ انشاء اللہ قیمت فی شیشی للعہ علاوہ محصولڈاک

دوائے بواسیر

لمبے تجربہ کے بعد ثابت ہوا ہے کہ اکثر مریضوں نے بفضلہ تعالیٰ بغیر اپریشن یا کسی مرہم کے استعمال کے اس دوائی کی صرف چند گولیوں کے استعمال سے بفضلہ تعالیٰ شفا پائی اور پا رہے ہیں قیمت فی شیشی عہ علاوہ محصولڈاک

دوائے تلی

تلی یا طحال کے لئے نہایت ہی عمدہ دوائی ہے ہمارے ذاتی تجربہ میں بیسیوں مریضوں نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے شفا حاصل کی۔ قیمت فی شیشی عہ علاوہ محصولڈاک

دوائے اٹھرا

عورتوں کے حمل جو قبل از تکمیل گر جاتے ہیں اس کے لئے یہ دوائی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت مفید ہے۔ قیمت فی شیشی عہ روپے علاوہ محصولڈاک۔

نیز ہر ایک مرض جس میں کوئی دوست مبتلا ہوں اپنی پوری کیفیت لکھکر لفافہ میں ڈالکر بھیج دیں۔ تو انشاء اللہ العزیز دوائی تجویز کر کے بھیجدی جائے گی جو انشاء اللہ فائدہ دیگی

پتہ:۔ ہو الشافی دواخانہ قادیان

ایک نفع مند تجارت

جماعت احمدیہ کے اکثر افراد پر روشن ہے کہ صدر انجمن احمدیہ و دیگر مقتدر احباب جماعت نے صوبہ سندھ میں ایک بہت بڑی جائداد زمین کی صورت میں پیدا کر رکھی ہے۔ اور اس کے انتظام کے لئے ایک محکمہ قائم ہے۔ جو سنڈیکیٹ صدر انجمن احمدیہ کے نام سے موسوم ہے۔

سنڈیکیٹ مذکور ہر سال دیگر فصلوں کے علاوہ کپاس کی فصل بہت بڑی تعداد میں پیدا کرتی ہے۔ کیونکہ اراضی سندھ اور اس کی آب و ہوا کپاس کی کاشت کے لئے نہایت موزون ثابت ہوتی ہے۔ امسال بجائے کپاس کے اس کو بیل کر کے روئی اور بنولوں کی شکل میں فروخت کرنے سے زیادہ منافع حاصل ہوا۔ سنڈیکیٹ نے اس تجربہ کی بنا پر فیصلہ کیا ہے۔ کہ سندھ میں ایک روئی بیلنے کا کارخانہ قائم کیا جائے۔ اور علاوہ حصہ داران اراضی سندھ کے دوسرے سرمایہ دار دوستوں کو بھی موقعہ دیا جائے۔ کہ ان میں سے جو دوست اپنا روپیہ اس فائدہ مند تجارت پر لگانا چاہتے ہیں۔ وہ اس میں شامل ہو سکیں۔ فی حصہ دس روپے قیمت رکھی گئی ہے۔ جس قدر حصص کوئی دوست خریدنا چاہیں۔ اس کی اطلاع دیں۔ مگر ترجیح ان اصحاب کو دی جائے گی۔ جو کم از کم ایک سو حصص (مالیت ایک ہزار روپے) خرید کریں گے۔ جو دوست بطور فیکٹری مذکور میں شامل ہونا چاہیں وہ جلد میرے ساتھ خط و کتابت کریں۔ اور جتنے حصے خرید نا چاہتے ہوں ان کا روپیہ تیار رکھیں۔ تا فیصلہ ہونے پر فوراً طلب کیا جا سکے۔

فرزند علی عفی عنہ محاسب سنڈیکیٹ صدر انجمن احمدیہ۔ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ٹھہر جا بابا

بابا ٹھہر جا

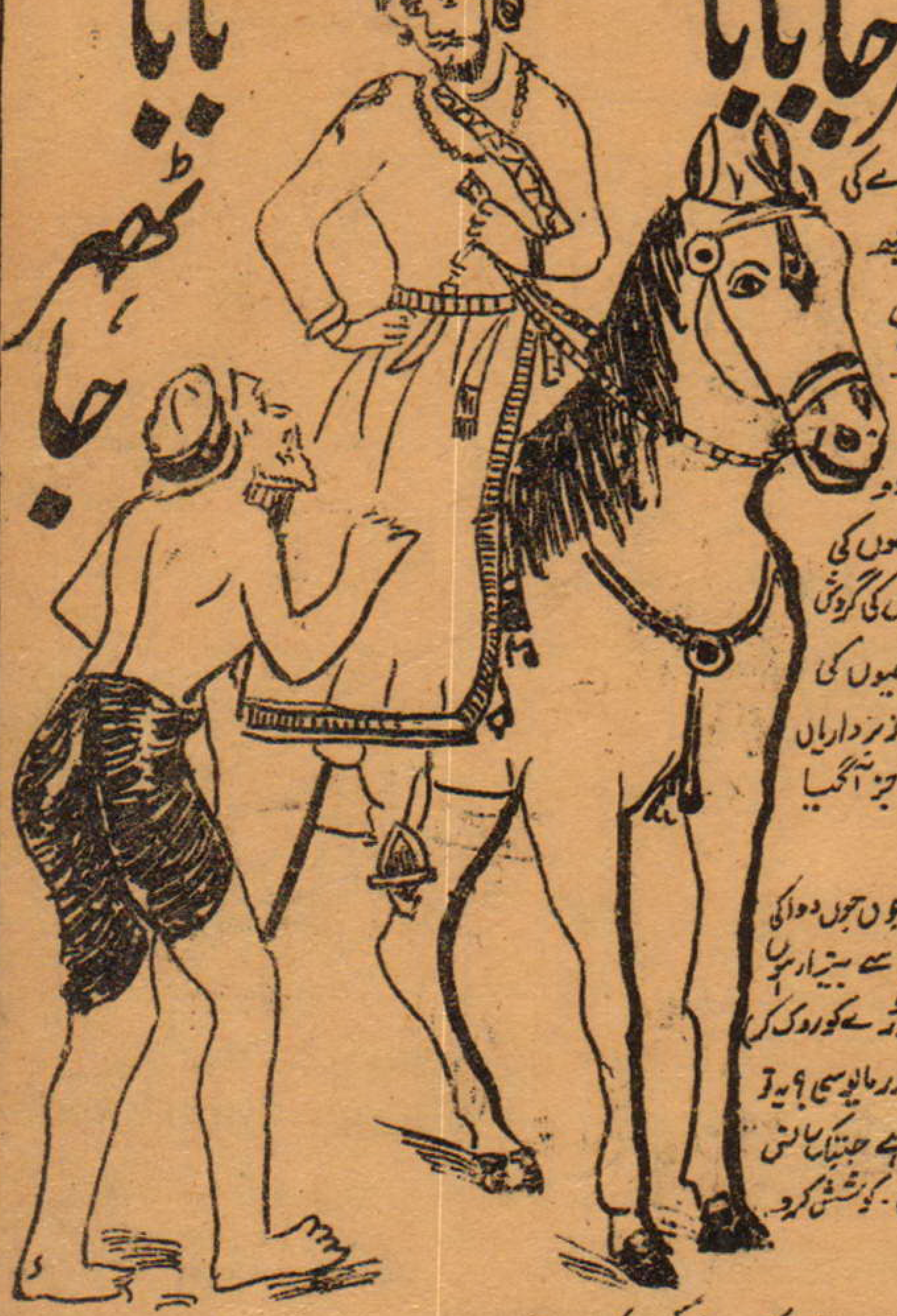

دیکھ کہیں گھوڑے کی ٹانگوں میں اُلجھ کر تیرا کچومر ہی نہ نکل جائے۔

بابا:۔ مرنے دو مجھے مرنے دو آہ! آنکھوں کی بدولت ہسپتالوں کی گردش ڈاکٹروں اور حکیموں کی خوشامدیں اور ناز برداریاں کرتے کرتے میں عاجز آگیا مگر آہ! ع
مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی
اب تو میں زندگی سے بیزار ہوں

سوار (گھوڑے کو روک کر) ہیں بابا! اس قدر مایوسی؟ یہ تو گناہ ہے۔ مثل ہے جب تک سانس تب تک آس۔ کوشش کرو اور دعا۔

بابا:۔ آخر جاؤں کدھر اور کس کا علاج کروں؟

سوار:۔ جانے آنے کی کہیں ضرورت نہیں صرف ایک کارڈ لکھ کر قادیان سے سرمہ نور منگاؤ۔ جس طرح دنیا میں مصر کے اہرام، دیوار چین اور ہندوستان میں تاج محل۔ لال قلعہ۔ قطب منار اور رستم و سہراب کی شجاعت۔ حاتم کی سخاوت اور نوشیرواں کا عدل مشہور ہے۔ اسی طرح قادیان کا قدیمی مشہور عالم اور بے نظیر تحفہ

سرمہ نور رجسٹرڈ دنیا میں مشہور

و مقبول ہے۔ جو آنکھوں کی جملہ امراض کا واحد علاج ہے۔ ڈاکٹر حکیم تک اس کے گرویدہ اور مداح ہیں۔ ہندوستان کے علاوہ سمندر پار کے لوگ بکثرت منگواتے ہیں۔ مجھے یقین واثق ہے چند دن سرمہ نور کے استعمال سے تمہاری آنکھیں نورانی ہو جائیں گی۔

بابا:۔ کیا واقعی سرمہ نور ایسا ہی ہے؟

سوار:۔ ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے۔ منگا کر استعمال کر کے دیکھ لو۔ بابا! اکناف عالم میں اسی سرمہ کی دھوم مچی ہوئی ہے۔ دنیا اسی لئے تو سرمہ نور کو سرموں کا سرتاج کہتی ہے۔ جہاں تم نے بہت سی دوائیاں استعمال کی ہیں۔ اس کو بھی استعمال کر کے دیکھ لو ع "نہ سہی یوں ہی امتحان سہی"۔ تم یقین سمجھو کہ سرمہ نور کے استعمال سے خدا کی قدرت کا زندہ کرشمہ اور مسیحائی اثر دیکھو گے۔ لیکن استعمال کے ساتھ خدا تعالےٰ کے حضور تضرع اور زاری سے دعا بھی کرتے رہو۔ دنیا کے معززین۔ حکماء اور ڈاکٹروں نے اس کے مفید ہونے کے ہزاروں سارٹیفکیٹ دیئے ہیں۔ قادیان کی قابل احترام اور بزرگ ہستیاں اسی سرمہ نور کی مداح ہیں۔ ابھی حال ہی میں ہسپتال نور کے جناب ڈاکٹر محمد ثناء اللہ خان صاحب اسسٹنٹ سرجن قادیان تحریر فرماتے ہیں کہ "سرمہ نور آف شفاخانہ رفیق حیات قادیان استعمال کیا گیا۔ ککروں اور خارش کے لئے بہت کارآمد ثابت ہوا"

بابا:۔ اچھا اس کا پتہ کیا ہے۔ اور اس نعمت غیر مترقبہ کا ہدیہ کیا ہے؟

سوار:۔ باوجود بے شمار خوبیوں کے قیمت کچھ بھی نہیں یعنی فی تولہ صرف دو روپے۔ اور چھ ماشہ ایک روپیہ۔ اور سرمہ نور منگانے کا پتہ یہ ہے:۔

منیجر شفاخانہ رفیق حیات متصل منارہ والی مسجد قادیان پنجاب

قادیان کی آبادی میں بڑے موقعہ کی سکنی زمین

ایک ٹکڑا ۱۰ کنال جانب غربی متصل کوٹھی سر چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب دارالانوار کی بڑی سڑک پر۔ دوسرا ٹکڑا ۵ کنال جانب شرقی متصل الفضل پریس قابل فروخت ہیں۔ اس ٹکڑے کے آگے راستہ موجود ہے۔ جو سر چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب کی کوٹھی کے پاس سے گزرتا ہے۔ قادیان کی آبادی کے ملحق ہے۔ خط و کتابت پتہ ذیل پر ہو۔

چوہدری غلام حسن سفید پوش حسن منزل محلہ دارالفضل قادیان۔

ایک باموقعہ مکان رہن ملتا ہے

میں نے حال ہی میں قادیان کے مرکزی حصہ میں اس راستہ پر جو دارالانوار کو جاتا ہے۔ جناب مولوی عبدالمغنی خان صاحب کے مکان کے متصل ایک پختہ مکان تعمیر کروایا ہے۔ جس کا سڑک کی طرف کا حصہ دو دکانوں کی صورت میں تعمیر کروایا گیا ہے زمین قریباً دو کنال ہے۔ مکان نہایت باموقعہ اور شارع عام پر واقعہ ہے۔ جس میں پانی کے لئے نلکا اور روشنی وغیرہ کے لئے بجلی لگائی گئی ہے۔ اگر کوئی دوست اس مکان کو بارہ سو روپیہ میں رہن لے لیں۔ تو میں اس کا دس روپیہ ماہوار کرایہ دینے کے لئے تیار ہوں۔ جو مکان کی حیثیت کے لحاظ سے واجبی کرایہ ہے۔

مزید تسلی کے لئے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب سے حالات دریافت کر سکتے ہیں۔ رہن نامہ باقاعدہ رجسٹری کروا دیا جائیگا۔

حافظ فیض اللہ مہتمم ضیاء الاسلام پریس قادیان

معجون عنبری

یہ دوا دنیا بھر میں مقبولیت حاصل کر چکی ہے۔ ولایت تک اس کے مداح موجود ہیں۔ دماغی کمزوری کے لئے اکسیر صفت ہے۔ جوان بوڑھے سب کھا سکتے ہیں۔ اس دوا کے مقابلہ میں سینکڑوں قیمتی سے قیمتی ادویات اور کشتہ جات بیکار ہیں۔ اس سے بھوک اس قدر لگتی ہے۔ کہ تین تین سیر دودھ اور پاؤ پاؤ بھر گھی ہضم کر سکتے ہیں۔ اس قدر مقوی دماغ ہے کہ بچپنے کی باتیں بھی خود بخود یاد آنے لگتی ہیں۔ اس کو مثل آب حیات کے تصور فرمایئے اس کے استعمال کرنے سے پہلے اپنا وزن کیجئے۔ بعد استعمال پھر وزن کیجئے۔ ایک شیشی چھ سات سیر خون کا آپ کے جسم میں اضافہ کر دے گی۔ اس کے استعمال سے ۱۸ گھنٹے تک کام کرنے سے مطلق تھکن نہ ہوگی۔ یہ دوا رخساروں کو مثل گلاب کے پھول اور مثل کندن کے درخشاں بنا دے گی۔ یہ نئی دوا نہیں ہے۔ ہزاروں مایوس العلاج اس کے استعمال سے بامراد بن کر مثل پندرہ سالہ جوان کے بن گئے۔ یہ نہایت مقوی بھی ہے۔ اس کی صفت تحریر میں نہیں آ سکتی۔ تجربہ کر کے دیکھ لیجئے۔ اس سے بہتر مقوی دوا آج تک دنیا میں ایجاد نہیں ہوئی۔ قیمت فی شیشی دو روپے (۲)

نوٹ:۔ فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس فہرست دواخانہ مفت منگوایئے۔ ہر مرض کی مجرب دوا منگایئے۔ جھوٹا اشتہار دینا حرام ہے۔

ملنے کا پتہ:۔ مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جھانسی ۱۱ اگست۔ یہاں سے چند میل کے فاصلہ پر ایک گاؤں کے نزدیک کھیت میں بم پھٹنے سے ایک آدمی ہلاک اور دوسرا شدید مجروح ہوا۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ کچھ عرصہ ہوا۔ اس علاقہ میں فوج کی نمائشی جنگ ہوتی تھی۔ جس کے دوران میں ایک بم کھیت میں گرا۔ مگر نہ پھٹا اور زمین میں دب گیا۔ ہل چلانے پر ٹھوکر سے وہ پھٹ گیا۔ ایک آدمی اسی وقت ہلاک ہو گیا۔ اور اس کی لاش کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے۔ دوسرا آدمی شدید مجروح ہوا۔

انگورہ ۱۱ اگست۔ افواج ترکیہ کی سالانہ نمائشی جنگیں ۱۶ اگست سے شروع ہوں گی۔ ان کے اختتام پر انگورہ میں ایک زبردست حربی کانفرنس ہوگی۔ جس میں یوگوسلاویہ۔ یونان رومانیہ۔ عراق۔ ایران۔ افغانستان اور روس کے فوجی نمائندے شرکت کریں گے۔ اور ایک مشترکہ دفاعی لائحہ عمل مرتب کیا جائے گا۔

بیروت ۱۱ اگست۔ حلب میں بغاوت ہو گئی ہے۔ شاہی افواج بغاوت کو دبانے کے لئے پہنچ گئی ہیں۔ فوج اور عوام کے درمیان تصادم کے نتیجہ میں ۱۰۰ کے قریب مظاہرین مجروح ہوئے۔

شملہ ۱۱ اگست۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ دیولی کیمپ میں محبوس نظربندوں نے سپرنٹنڈنٹ کو الٹی میٹم دیا تھا۔ کہ اگر ۷۲ گھنٹوں کے اندر اندر انڈیمان کے قیدیوں کی شکایات دور نہ کی گئیں۔ تو کیمپ کے ۱۵۰ نظربند بھوک ہڑتال شروع کر دیں گے۔ اس الٹی میٹم کی میعاد گزر جانے کے بعد ۱۵۳ نظربندوں نے بھوک ہڑتال شروع کر دی ہے۔

امرتسر ۱۱ اگست۔ خالصہ کالج امرتسر کی مجلس انتظامیہ نے ہڑتال کے سلسلہ میں تحقیقات کے بعد چھ پروفیسروں کو برطرف کر دیا ہے مجلس انتظامیہ کے اس فیصلہ سے اکالی

حلقوں میں بے چینی پھیل گئی ہے

کلکتہ ۱۱ اگست۔ آج بنگال اسمبلی نے کانگرس پارٹی کی یہ تجویز بھاری اکثریت سے مسترد کر دی۔ کہ ہر ایک وزیر کی تنخواہ ۵۰۰ روپیہ ماہوار مقرر کی جائے۔ تحریک کے حق میں ۵۵ اور خلاف ۱۲۷ ووٹ تھے۔ سرکاری بل میں وزیراعظم کی تنخواہ ۳ ہزار روپیہ ماہوار اور باقی وزراء کی تنخواہیں اڑھائی ہزار روپیہ ماہوار مقرر کی گئی ہیں۔ یہ بل تقسیم آراء کے بغیر پاس ہو گیا۔

کابل ۱۱ اگست۔ اطلاع مظہر ہے کہ گذشتہ دنوں دریائے کونار میں زبردست طغیانی آجانے کی وجہ سے سیلاب آگیا جس میں ۵۰ مویشی بہہ گئے اور متعدد مکانات گر گئے۔

لنڈن ۱۱ اگست۔ انگلستان کے مشہور مخیر شخص لارڈ نفیلڈ نے اندھوں کی تعلیم کے لئے ۳۵ ہزار پونڈ کا عطیہ کیا ہے۔ اگست ۱۹۳۵ء میں وہ اسی کام کے لئے پانچ ہزار پونڈ دے چکے ہیں۔ گذشتہ ماہ انہوں نے اندھوں کی بہتری و بہبودی کے لئے ۱۰ ہزار پونڈ بطور عطیہ دیئے تھے۔

نانکنگ ۱۱ اگست۔ چین کے سرکاری حلقوں کا بیان ہے۔ کہ چین نے مصالحت کے لئے بالکل واضح شرائط پیش کر دی ہیں۔ اور جب تک جاپانی سفیر جاپان کی خواہش کو پیش کرنے کے لئے نانکنگ نہیں آتا۔ اس وقت تک چین سوائے اس کے کہ جنگ کی پوری پوری تیاری کرے اور کچھ نہیں کر سکتا۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ تمام چینی فوجی افسر جنرل چیانگ کائی شک کی کم سے کم پیش کردہ شرائط مصالحت سے متفق ہیں۔ اگر جاپان ان سے اتفاق کرے گا۔ تو صلح ہو جائے گی لیکن اگر وہ انہیں مسترد کر دے گا۔ تو پھر جنگ یقینی ہے۔

شملہ ۱۱ اگست۔ حکومت ہند نے انڈیمان کے قیدیوں کی بھوک ہڑتال کے متعلق ایک اعلان شائع کیا ہے جس میں لکھا ہے کہ حکومت ہند واضح طور پر اعلان کر دینا چاہتی ہے۔ کہ جس وقت تک بھوک ہڑتال جاری رہے گی گورنمنٹ کسی ایسے مطالبہ پر غور کرنے کے لئے تیار نہیں ہو سکے گی۔ جو محبوسین یا دوسرے لوگ پیش کر رہے ہیں

بمبئی ۱۱ اگست۔ آج ایک تقریر کے دوران میں پنڈت جواہر لال نہرو نے کہا۔ میں کانگرس کی طرف سے اعلان کرتا ہوں۔ کہ فیڈریشن کے سوال پر وائسرائے یا حکومت برطانیہ سے کوئی گفتگو نہیں کی جائے گی۔ کانگرسی وزراء اور عوام فیڈریشن کو تباہ کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔

کانپور ۱۱ اگست۔ مالکان کارخانہ جات کی انجمن اور مزدور لیڈروں کے فیصلہ کی تعمیل میں ہڑتالی مزدوروں نے یہ منظور کر لیا ہے کہ تحقیقاتی کمیٹی کے فیصلہ تک ہڑتال ملتوی رکھی جائے۔ چنانچہ انہوں نے آج صبح پر امن طریق سے کام شروع کر دیا

کابل (بذریعہ ڈاک) ہز مجسٹی ظاہر شاہ تاجدار افغانستان نے اپنی جیب سے محکمہ ہائے تعلیم و حفظان صحت کو چار لاکھ روپے دیئے ہیں۔ آپ کی والدہ اور ہمشیرہ نے بھی اسی مقصد کے لئے پچاس ہزار روپے پیش کئے ہیں۔

لاہور ۱۱ اگست۔ کانگرسی حلقوں میں بیان کیا جاتا ہے۔ کہ آئندہ ماہ کے دوران میں پنڈت جواہر لال نہرو پنجاب آرہے ہیں۔

مدراس ۱۱ اگست۔ مدراس گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے کہ بلدیات کی عمارتوں پر یونین جیک کے سوا دوسرے جھنڈے لہرانے پر جو پابندی چلی آتی ہے۔ وہ منسوخ کی جاتی ہے۔ آئندہ ایسی عمارتوں پر قومی جھنڈا لہرانے کی ممانعت نہ ہوگی۔

امرتسر ۱۱ اگست۔ گیہوں حاضر ۳ روپے ۳ آنے ۶ پائی۔ نخود حاضر ۲ روپے ۵ آنے ۹ پائی۔ کھانڈ دیسی ۷ روپے ۸ آنے سے ۹ روپے تک سونا دیسی ۳۵ روپے ۵ آنے ۶ پائی۔ چاندی دیسی ۵۲ روپے ۶ آنے

کٹک ۱۱ اگست۔ تازہ ترین اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ اب سیلاب زدہ علاقوں میں وبائی امراض کے پھیلنے کا اندیشہ ہے۔ مختلف مقامات سے انفلوائنزا اور دیگر امراض کی خبریں موصول ہو رہی ہیں۔ متعدد مقام ابھی تک ناقابل گذر ہیں۔

بیت المقدس ۱۱ اگست۔ حیفا اور یافا میں گرفتاریوں کا سلسلہ شروع ہو گیا ہے۔ اس وقت تک پولیس نے دہشت انگیزی کے الزام میں سات عربوں اور تین یہودیوں کو گرفتار کیا ہے۔ ان کے قبضہ سے بم اور جرمن ساخت کے پستول برآمد ہوئے ہیں۔ پولیس نے عربوں کے ایک قہوہ خانہ پر چھاپہ مار کر بہت سا اسلحہ قبضہ میں کر لیا۔ اور باغیانہ لٹریچر بھی برآمد کیا ہے۔

کوہاٹ ۱۱ اگست۔ ایک قریبی چشمے سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ وہاں ایک بہت بڑی دیوار گر جانے سے تین مسلمان عورتیں ہلاک اور دو شدید مجروح ہوئیں۔ یہ چشمہ شہر کے قریب واقع ہے۔ عجیب بات یہ ہے کہ دیوار گرنے سے چند منٹ پیشتر دیوار کے نیچے سے ایک بہت بڑا سانپ نکلا جس سے بہت سی عورتیں ڈر کر منتشر ہو گئیں۔ اگر سانپ عورتوں کے جمگھٹ کو منتشر نہ کر دیتا تو بہت سی عورتیں ہلاک ہو جاتیں۔

ناگپور ۱۱ اگست۔ وزیر تعلیم سی پی نے کل شوگاؤں میں گاندھی جی سے ملاقات کی اور مفت پرائمری تعلیم سے متعلق تجاویز پر تبادلہ خیالات کیا۔ تجاویز

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ غلام نبی